رشید اختر

حنبلی فقہاء

امام شافعی، امام مالک اور امام ابو حنیفہ کے مذہب کے مقابلہ میں گو حنبلی مسلک زیادہ وسیع علاقہ میں اختیار نہیں کیا گیا، اس کے باوجود حنبلی علما کی تعداد بہت کافی ہے۔ خصوصاً بغداد کے بڑے علما تقریباً حنبلی تھے اور وہاں کی ساری اجتماعی زندگی کوئی چھ سو سال تک اس بزرگ امام حنبل سے متاثر رہی۔

ابن الجوزی نے اپنی کتاب مناقب احمد میں ان بزرگ علما کے نام لکھے ہیں جنھوں نے شہرت پائی اور عزیز جہاں ہوئے۔

احمد بن(۱) ابراہیم الدورقی، احمد بن اصرم، احمد بن جعفر الوکیعی، احمد بن حمید ابی طالب المشکانی۔ احمد بن(۲) ابی خیثمہ، احمد بن سعید الدارمی، احمد بن سعید بن ابراہیم الزہری، احمد بن(۳) صالح المصری، احمد بن الفرات، ابو مسعود الضبی۔ احمد بن محمد الحجاج۔ ابوبکر المروزی(۴)۔ احمد(۵) بن محمد بن ہانی ابوبکر الاثرم۔ احمد بن منصور الرمادی اور احمد بن یحییٰ ثعلب۔ ابراہیم بن اسحٰق الحربی۔ بہت بڑے عالم اور امام فی جمیع العلوم تھے۔ دار قطنی انھیں امام احمد بن حنبل کے

---

(۱) بہت بڑے عالم تھے (خطیب جزء ۴ ص ۶) (۲) بہت ادیب مصنفین میں سے تھے (ابن الجوزی ص ۵۰۶) (۳) بڑے حفاظ حدیث میں شمار کیے گئے ہیں (ابن الجوزی ص ۵۰۶) (۴) امام احمد کے بڑے جاں نثار ساتھی تھے، بڑے عالم، فقیہ اور محدث تھے (ایضاً) (۵) بہت بڑے عالم تھے، حضرت امام احمد کے مذہب و مسائل پر کئی کتابیں تصنیف کیں (ابن الجوزی ص ۵۰۷)

مشابہ تھے۔ کئی کتابیں تصنیف کی تھیں، اور غیر معمولی فضل و کمال پایا تھا۔[1] ۲۸۵ھ میں انتقال فرمایا۔ حضرت احمد بن حنبل انھیں بہت عزیز جانتے تھے۔

ابراہیم بن ہانی، امام احمد کے بڑے ساتھیوں میں سے تھے۔ جس زمانہ میں واثق کے ڈر سے امام احمد کو چھپنا پڑا تو ان کے گھر میں پناہ لی تھی۔

اسمٰعیل بن اسحاق السراج، امام احمد کے ساتھی علماء میں ممتاز تھے۔

اسمٰعیل بن یوسف الدلمی۔ عبادت و علم میں اپنی مثال آپ تھے۔

اسحاق بن منصور الکوسج۔ بدر بن ابی بدر۔ امام احمد انھیں بہت پسند کرتے تھے۔

عبداللہ بن محمد خوران۔ امام احمد سے بہت قریبی تعلق رکھتے تھے۔

عبدالوہاب الوراق۔ بڑے فقیہ تھے۔ امام احمد نے ان کے بارے میں فرمایا تھا، میرے بعد یہ میرے جانشین ہیں۔ متوفی ۲۵۱ھ۔

عبدالملک بن عبدالحمید۔ عبدوس بن مالک یہ دونوں بزرگ امام احمد کے محبوب شاگرد تھے۔ یحیٰ بن یحیٰ، عباس بن محمد الدوری، اور محمد بن موسیٰ یہ سب کے سب امام حنبل کے ساتھی تھے۔ اور امام صاحب سے برسوں قریب رہے۔

دوسرے فقہاء

احمد بن جعفر المنادی۔ ابن الجوزی نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ بہت بڑے عالم تھے۔ کوئی چار سو کتابیں تصنیف کی تھیں۔[2] ۳۳۶ھ میں انتقال فرمایا۔

احمد بن سلمان ابوبکر النجاد۔ زہد اور علم دونوں ان کی ذات میں جمع ہو گئے تھے۔ جامع منصور بغداد میں درس دیا کرتے۔ سو اجزاء پر مشتمل ایک کتاب، کتاب الخلاف کے نام سے تصنیف کی۔ متوفی ۳۴۸ھ۔

---

(۱) ابن الجوزی ص ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱ (۲) ابن الجوزی ص ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳۔

احمد بن محمد ابوبکر الخلال ۔ جامع مہدی میں درس دیتے ۔ امام احمد کے مذہب اور دوسرے علوم جمع کیے ۔ کتاب الجامع کے مصنف تھے ۔ یہ کتاب سو اجزاء پر مشتمل تھی ۔ فقہ حنبلی میں جتنی کتابیں انھوں نے تصنیف کیں کسی دوسرے نے تصنیف نہ کی تھیں ۔ متوفی ۳۱۱ھ ۔

الحسن بن علی ابو محمد البربہاری ۔ المروزی کے ساتھی تھے ۔ عالم، زاہد اور فقیہ تھے ۔ محرم میں دفن ہوئے ۔ ان کے دور ان کے بعد کے زمانہ کے لوگ ان کا بہت احترام کرتے تھے ۔

سلیمان بن احمد الطبرانی ۔ بڑے مصنف تھے ۔ حممہ الدوسی کے پہلو میں اصبہان میں دفن ہوئے

عبداللہ بن ابی داؤد ۔ امام ابوداؤد کے بیٹے تھے ۔ کئی کتابیں لکھیں اور خوب نام پیدا کیا ۔ متوفی ۳۱۰ ہجری ۔

عبدالرحمٰن بن ابی حاتم الرازی ۔ بڑے مصنف اور صاحب علم تھے ۔ متوفی ۳۲۷ھ ۔

عمر بن محمد العکبری ۔ عثمان بن احمد الدقاق، ابن السماک ۔ بہت بڑے عالم تھے ۔ ۳۴۴ھ میں انتقال فرمایا ۔

علی بن محمد بن بشار ۔ بڑے مشائخ میں سے تھے ۔ ہزاروں اشخاص ان کے حضور حاضر ہوتے ۔ صاحب کرامات تھے ۔

محمد بن احمد الصواف ۔ عبداللہ بن احمد کے شاگرد تھے ۔ اتنے بڑے عالم تھے کہ دارقطنی نے فرمایا : "ما رأت عینای مثل ابی علی بن الصواف" ۔[۳]

محمد بن القاسم، ابوبکر الانباری ۔ بہت بڑے عالم تھے ۔ خصوصاً نحو و ادب میں اپنی مثال آپ تھے ۔ کئی کتابیں تصنیف کیں اور خوب نام پایا[۴] ۔

احمد بن ابراہیم البرکی ۔ عمر بن الحسین الخرقی ۔ بہت سی کتابیں تصنیف کیں ۔ مگر یہ کتابیں

(۱ و ۲) ابن الجوزی ص ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳ ۔

(۳ و ۴) ابن الجوزی ص ۵۱۴ تا ۵۱۹ ۔

جب ان کا مکان جلا تو ساری کی ساری جل گئیں"(۱)۔

عبدالعزیز بن جعفر۔ بہت عمدہ کتابیں تصنیف کیں۔ متوفی ۳۶۳ھ(۲)۔

الحسن بن عبداللہ۔ فقہ میں امام تھے۔ ابن بشار اور البربہاری کے بڑے ساتھیوں میں سے تھے(۳)۔

جبید اللہ بن محمد۔ بڑے عالم تھے۔ ۳۸۷ھ میں انتقال فرمایا(۴)۔

ابو حفص البرکی۔ بڑے فقیہ اور مصنف تھے۔

محمد بن احمد ابن سمعون۔ بڑے عالم، فقیہ اور متکلم تھے۔ عالم بھی تھے اور عامل بھی۔ بہت سی کتابیں تصنیف کیں(۵)۔

محمد بن حسن۔ بڑے فقیہ تھے۔

عمر بن ابراہیم۔ بہت سی کتابیں لکھیں اور خوب نام پایا۔

محمد بن اسحٰق الاصفہانی۔ بہت بڑے عالم اور صاحبِ نظر تھے۔

الحسن بن حامد۔ بڑے مصنف اور بے مثال عالم تھے۔ مرجع خاص و عام تھے۔

الحسین بن احمد۔ ابو عبداللہ البغدادی۔ بڑے عالم و زاہد تھے۔ بہت کم سوتے تھے۔

عبدالواحد بن عبدالعزیز۔ علومِ کثیرہ میں یدِ طولیٰ رکھتے۔ بڑی شہرت پائی اور خوب فیضِ عام کیا۔ ۴۱۰ھ میں انتقال فرمایا اور امام احمد کے پہلو میں دفن ہوئے۔

عبدالسلام بن الفرج۔ کئی کتابیں لکھیں اور خوب شہرت پائی۔

الحسین بن محمد۔ عبدالوہاب بن عبدالعزیز۔ جامع منصور میں درس دیتے۔ بڑے مفتی، واعظ و فقیہ تھے۔ ۴۲۵ھ میں انتقال فرمایا، اور امام احمد کے پہلو میں دفن ہوئے۔

محمد بن احمد الہاشمی۔ بڑے مصنف تھے۔ جامع منصور میں درس دیتے۔ وہیں لوگ ان سے

۱، ۲، ۳، ۴، ۵) ابن الجوزی، ص ۵۱۴ تا ۵۱۹۔

فتوے لیتے تھے۔

قاضی ابویعلی محمد بن الحسین۔ بہت بڑے عالم تھے۔ ابن الجوزی نے ان کی بہت تعریف کی ہے۔ وہ کہتے ہیں: "وانتہی الیہ علم المذہب۔"

بہت بڑے مصنف تھے۔ اصول اور فروع میں جیّد تصانیف کیں۔ بڑے فقیہ تھے۔ ہزاروں اشخاص نے ان سے فیض پایا۔ ۴۵۸ھ میں وفات پائی۔

ابوالغنائم۔ علی بن طالب المعروف بابنِ انبیاء بہت بڑے فقیہ تھے۔ جامع مہدی میں درس دیا کرتے۔ قاضی ابویعلیٰ سے ایک سال بعد وفات پائی۔

ابوالحسن علی بن الحسین۔ بڑے فقیہ تھے۔ متوفی ۴۶۸ھ۔

ابوجعفر عبدالخالق الہاشمی۔ ابن الجوزی نے ان کی بہت تعریف کی ہے۔ اپنے وقت کے بڑے فقیہ اور بڑے آدمی تھے۔ خلیفہ تک ان کا بہت احترام کرتے۔(۱)

عبدالرحمٰن بن محمد، ابوالقاسم۔ اہل سنت کے بڑے لوگوں میں سے تھے۔ کئی کتابیں تصنیف کیں۔ متوفی ۴۷۰ھ۔

ابوعلی الحسن بن احمد البناء۔ بڑے فقیہ تھے۔ مختلف فنون میں کتابیں لکھیں۔ خود ان کا بیان ہے کہ انھوں نے پانچ سو تصانیف کی تھیں۔ فقہ و حدیث کے درس کے لیے ان کا اپنا حلقہ تھا ۴۷۱ھ میں وفات پائی اور مقبرہ احمد میں دفن کیے گئے۔

ابوالوفار طاہر بن حسین۔ جامع منصور میں درس دیتے۔ فقہ میں بڑی مہارت پائی تھی۔ جامع منصور میں پچاس سال تک قیام فرمایا۔ بڑے عابد و زاہد بزرگ تھے۔ آپ نے ۴۷۳ھ میں انتقال فرمایا۔(۲)

علی بن احمد بن الفرج البزّاز۔ حدیث و فقہ اور فرائض میں امام تھے۔ متوفی ۴۷۳ھ

---

(۱) ابن الجوزی۔ ص ۵۱۹ تا ۵۲۲۔ (۲) ابن الجوزی ص ۵۲۳ تا ۵۲۷۔

ابوالفتح عبدالوہاب۔ بڑے فقیہ تھے۔ ۴۷۶ھ میں وفات پائی۔

ابو اسمٰعیل عبداللہ بن محمد الانصاری الہروی۔ شیخ الاسلام کہے جاتے۔ بڑے شدید حنبلی تھے۔ امام احمد بن حنبل سے بے پناہ عقیدت تھی۔ متوفی ۴۸۱ھ۔

ابوالفرج عبدالواحد۔ بڑے زاہد، عالم فقیہ تھے۔ متوفی ۴۸۶ھ۔

ابومحمد رزق اللہ۔ قرآن، حدیث اور فقہ اصول میں بڑی فضیلت حاصل کی۔ ۴۸۸ھ میں انتقال فرمایا۔(۱)

ابوعلی احمد بن محمد۔ بہت بڑے عالم اور فقیہ تھے۔ متوفی ۴۹۸ھ۔

ابومنصور محمد بن احمد۔ بڑے فقہا میں سے تھے۔ زہد و تقشف میں اپنی مثال آپ تھے۔ ۴۹۹ھ میں انتقال فرمایا اور مقبرہ احمد میں دفن ہوئے۔

ابوالفتح محمد بن علی حلوانی۔ ابومنصور علی بن محمد الانباری، دونوں بڑے عالم و فقیہ سمجھے گئے۔ متوفی ۵۰۵ھ۔ اور متوفی ۵۰۷ھ۔(۲)

ابوالوفا علی بن عقیل۔ ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ اصول۔ فروع میں ریاست ان پر ختم ہو گئی بہت ذہین، طباع اور غیر معمولی عالم تھے۔ بہت سی کتابیں لکھیں اور بڑا نام پایا۔ الفنون کے نام سے ایک کتاب لکھی جس کی دو سو جلدیں تھیں۔ متوفی ۵۱۳ھ۔

ابوالخطاب محفوظ بن احمد۔ بڑے فقیہ اور مصنف تھے۔ کئی مفید کتابیں تصنیف کیں۔ متوفی ۵۱۰ھ۔(۳)

علی بن المبارک بن الفاعوس۔ بڑے زاہد اور پرہیزگار تھے۔ وہ بغداد میں بیحد ہر دلعزیز تھے۔ جب انتقال فرمایا تو ان کے جنازہ میں اتنے آدمی شامل ہوئے کہ ان کا اندازہ و شمار نہ کیا جا سکا۔

(۱، ۲، ۳) ابن الجوزی ص ۵۲۸ تا ۵۳۲۔

محمد بن ابی طاہر عبد الباقی - اس وقت کے مروجہ علوم میں ید طولیٰ رکھتے تھے - ان کا اپنا بیان ہے کہ انھوں نے اپنی زندگی کا کوئی لمحہ ضائع نہیں کیا - نجوم و حساب و فرائض میں اپنی مثال آپ تھے - ایک سو دس سال کی عمر پائی۔ ۵۲۵ھ میں انتقال فرمایا۔

ابوالحسن علی بن عبیداللہ - اصول و فروع میں کئی کتابیں تصنیف کیں - ہر فن مولیٰ تھے - ۵۲۷ھ میں رحلت فرمائی۔

ابوبکر احمد بن محمد الدینوری - بڑے فقیہ اور منطقی تھے - متوفی ۵۳۲ھ

ابو محمد عبداللہ بن علی المقری - بہت سی کتابیں لکھیں اور خوب نام پیدا کیا - اور ۵۴۰ھ میں وفات پائی۔

ابوالفضل محمد بن ناصر - بڑے فقیہ اور فاضل بزرگ تھے۔

ابوالعباس احمد بن برکۃ الحربی - بڑے ذہین و فطین فقیہ تھے - اپنی ذہانت کے سبب عزیز جہاں ہوئے - متوفی ۵۵۴ھ۔

ابوحکیم ابراہیم بن دینار النہروانی - علم فرائض میں ید طولیٰ رکھتے تھے - بڑے پرہیزگار، اور متقی تھے۔ ۵۵۶ھ میں انتقال فرمایا۔

ابو محمد عبداللہ بن احمد النحوی - علم لغت و نحو میں بے مثال تھے - متوفی ۵۶۷ھ۔

ابویعلی محمد بن محمد - بڑے ذہین و فطین فقیہ تھے - متوفی ۵۶۰ھ۔

ان بزرگ علماء و فقہا کا ذکر کرنے کے بعد ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ "اگر ہم ان کے ذکر میں اختصار سے کام نہ لیتے تو کتاب بہت طویل ہو جاتی" گو ان کے علاوہ حنبلی فقہا اور بھی گزرے تھے - مگر یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے غیر معمولی شہرت پائی اور مشہور زماں ہوئے۔

عجیب بات ہے کہ حنبلی فقہا و علما کی کثرت اسی بغداد میں ہوئی جہاں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو سزا دی گئی تھی - ہم نے یہاں ابن الجوزی کے حوالہ سے جن بزرگ فقہا کا ذکر کیا ہے ان میں سے اکثر کے حالات خطیب نے لکھے ہیں - اور یہ سب علما امام احمد بن

حنبل کی طرح بڑے زاہد، بڑے پرہیزگار اور انتہائی خود دار تھے۔ وہ زہد و ریاضت میں اپنی مثال آپ تھے۔ اور پورے چار سو سال تک بغداد اور اس کے ملحقات کی اجتماعی زندگی پر ان کا غلبہ رہا۔ لوگ زیادہ تر ان ہی کے پاس آتے، اور ان ہی سے استفسار کرتے۔ تعجب ہوتا ہے کہ یہ بغداد وہ تھا جہاں قاضی ابو یوسف نے بھی اپنا سکہ رواں کیا تھا۔ مگر قاضی صاحب کے انتقال کے بعد امام احمد بن حنبل نے مسند ہر دلعزیزی پر جگہ پائی اور چار سو سال تک بغداد میں ان کے سوا کسی اور مسلک کو ہر دلعزیزی نصیب نہ ہوئی۔ اس کی وجہ غالباً یہ تھی کہ امام احمد کا مسلک ایک تو حدیث کے قریب تھا۔ دوسرے ان کے پیرو کاروں نے دنیاوی لذات اور مادی اشیاء سے اجتناب برتا۔ ان حنبلی علما میں سے جن کا ذکر پیچھے ہو گیا ہے وہ بڑے ولی اللہ ہوئے اور ان سے کرامات صادر ہوئیں۔

ان بزرگوں کی ہر دلعزیزی اس سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ ان کے انتقال کے وقت ان کے جنازہ میں اتنے لوگ شامل ہوئے جتنے بادشاہوں کے جنازوں میں بھی شامل نہ ہوئے تھے۔ اس لیے اگر ہم یہ کہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو جو مذہبی برتری بغداد میں نصیب ہوئی، وہ پوری تاریخ میں کسی دوسرے فقیہ کو نہ مل سکی تو مبالغہ نہ ہوگا۔